اورلانڈو فیجیز

مغرب کو یلسن کی نہیں، روس کی حمایت کرنی چاہیے

زیرِ نظر مضمون صدر یلسن کی طرف سے قومی سلامتی کے مشیر الیگزنڈر لیبد کی برطرفی اور خود صدر یلسن کی جراحت قلبی سے قبل کے حالات میں تحریر کیا گیا ہے. اگرچہ روس کی داخلی سیاسی صورتِ حال میں بعض بنیادی تبدیلیاں وقوع پذیر ہو چکی ہیں. جن کی بنا پر زیرِ نظر مضمون کی افادیت قدرے کم ہو گئی ہے. تاہم روس میں جاری اقتدار کی سیاست [power politics] سے متعلق مغربی نقطۂ نظر کا حامل ہونے کی بنا پر اس مضمون کو شاملِ اشاعت کیا جا رہا ہے. (مدیر)

مغربی ممالک صدر بورس یلسن کے دوسری بار صدر منتخب ہونے پر اپنے آپ کو مبارک باد کا مستحق قرار دے سکتے ہیں۔ شاید صدر یلسن مغربی دارالحکومتوں کی حمایت و تائید کے بغیر بھی دوبارہ صدر منتخب ہوجاتے تاہم مغربی ممالک کے رہنما برملا کہتے رہے کہ "یلسن ہمارا آدمی ہے۔" انتخابات میں ان کی فتح یقینی بنانے کے لیے مغربی ممالک نے صدر یلسن کو اربوں ڈالر کی امداد دی۔ مزید برآں ان کی انتخابی مہم میں ایک امریکی سیاسی مشاورتی ٹیم خفیہ طور پر سرگرم عمل رہی۔ مغرب کی حمایت اور بیرونی مداخلت کے بل بوتے پر انتخاب میں کامیاب ہونے کا عمل اس سے قبل اٹلی کے سوا کہیں بھی مشاہدہ میں نہیں آیا، جہاں ۱۹۴۸ء میں امریکی امداد کے باعث عیسائی جمہوریت نوازوں نے کمیونسٹوں کو شکست سے دوچار کیا تھا۔

لیکن کیا مغرب نے صرف فردواحد کی فتح کے لیے اتنا بڑا سرمایہ لگایا؟ حالانکہ صورتِ حال یہ ہے کہ روس کے غیر مستحکم جمہوری نظام کے بقاء کی ضمانت ملنی مشکل ہے۔ صدر یلسن کئی وجوہات کی بنا پر خود باعث خطرہ ثابت ہوسکتے ہیں۔ جمہوریت کے ساتھ ان کی وابستگی ابھی تک مطلوبہ معیار پر پوری نہیں اترتی۔ روسی آئین کی کھلم کھلا خلاف ورزی، ۱۹۹۳ء میں سوویت پارلیمنٹ پر گولہ باری، چیچنیا میں وسیع پیمانے پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں اور صدارتی انتخابی مہم کے دوران ذرائع ابلاغ کا ناجائز استعمال صدر یلسن کے نامۂ اعمال کے چند ایسے سیاہ ابواب ہیں جن سے چشم پوشی کرنا ممکن نہیں ہے۔

ماضی قریب میں چند نئے انکشافات بھی ہوئے ہیں۔ جن میں صدر یلسن کے بعض قریب ترین ساتھیوں کی وسیع پیمانے پر بدعنوانیوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔ مغرب اگر یہ سمجھتا ہے کہ "زار" بورس

یلسن روس میں پارلیمانی جمہوری نظام کو فروغ دے سکیں گے تو یہ اس کی خام خیالی ہے۔ قوی امکان یہ ہے کہ روس میں نیم فوجی مطلق العنانیت جمہوریت سے یوں خلط ملط رہے گی کہ جمہوری اداروں کی حیثیت محض ثانوی ہوگی۔

۱۹۹۶ء میں ایک سے زائد مرتبہ عارضہ قلب میں مبتلا ہو جانے اور مہینوں ہسپتال میں رہنے کے باعث وہ یوں دکھائی دیتے ہیں جیسے مستعار لی ہوئی زندگی گزار رہے ہوں۔ صدر یلسن کو دیکھتے ہی لیونڈ برزنیف (Leonid Brezhneiv) کی زندگی کے آخری سالوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے جب بیمار صدر کو وقتاً فوقتاً کمرے میں بیٹھے ہوئے اپنے دوستوں کے ساتھ مختصر فلمی خاکوں میں دکھایا جاتا تھا۔ ان کی مسکراہٹ بے کیف اور آنکھیں پتھرائی ہوئی ہوتیں۔ رخساروں پر مُردنی چھائی رہتی۔ بالفرض صدر یلسن سن ۲۰۰۰ء تک زندہ سلامت بھی رہیں تو کاروبار حکومت کو زیادہ وقت نہیں دے پاسکیں گے۔ یا تو وہ طویل رخصت پر رہیں گے یا پھر ہسپتال میں آرام فرماتے رہیں گے۔

موجودہ صورتِ حال میں یہ واضح نہیں کہ امور مملکت کا حقیقی نگران کون ہے؟ کیا صدر یلسن کے معاونین کاروبار حکومت میں دخیل ہیں اور خود صدر ان کے لیے "ڈمی" کا کام دے رہے ہیں۔ صدر یلسن کے معاونین میں سب سے خطرناک قومی سلامتی کے سربراہ الیگزنڈر لیبد ثابت ہو سکتے ہیں۔ لیبد اپنے آپ کو نیم جمہوریت نواز ثابت کر رہے ہیں۔ گزشتہ مارچ میں اُنھوں نے روسی ایوانِ زیریں کے انتخاب پر پابندی کی تجویز پیش کی تھی۔ ان کے بقول انتخابات کے نتیجے میں افراتفری اور انارکی جنم لیتی ہے۔ اس کے بجائے ان کی تجویز تھی کہ اراکین ڈوما کی نامزدگی صدر خود کریں۔ الیگزنڈر لیبد کی سیکورٹی کونسل کے سربراہ کی حیثیت سے تقرری اور پھر لیبد ہی کی کوششوں سے ان کے من پسند جنرل روڈیونوف کی وزیر دفاع کی حیثیت سے تقرری سے یہ عندیہ ملتا ہے کہ لیبد کو روسی فوج پر دسترس حاصل ہے۔

مستقبل کا نقشہ کیا ہوگا؟ یہ صدر یلسن کی سیاسی بصیرت پر منحصر ہے۔ تاہم ماضی میں اگر وہ اتنے عرصہ تک اپنے عہدے پر فائز رہے تو اس کی بڑی وجہ ان کی اپنی قابلیت ہے جس کے تحت اُنھوں نے وزراء کو اپنے آپ سے دور اور باہم دست و گریبان رکھا۔ نتیجتاً یہ وزراء صدر کے طفیلی بنے رہے۔ لیکن صدر یلسن کے سیاسی منظر سے غائب ہونے کے ساتھ ہی ان کی جانشینی کے لیے رسہ کشی کا شروع ہونا ناگزیر ہے۔ اگرچہ آئین میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ صدر کے وفات پانے یا کاروبار حکومت چلانے کے قابل نہ رہنے کی صورت میں وزیراعظم صدر کی جگہ لے لے گا۔ تاہم تین ماہ کے اندر اندر نئے انتخابات کروانا ضروری ہیں۔ لیکن اگر صدر یلسن الیگزنڈر لیبد کے دباؤ میں آکر نائب صدر کا عہدہ تخلیق کر لیتے ہیں تو آئین باسانی فسخ کیا جا سکتا ہے۔ اور جانشینی کے قوانین میں تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔

بہر حال آئندہ چار سالوں کے دوران روس کے سیاسی مستقبل کے بارے میں زیادہ فکر مند ہونے

کی بھی ضرورت نہیں۔ روس میں ایسے عناصر موجود ہیں جو ملکی استحکام کا باعث بن سکتے ہیں۔ صدر یلسن کے علاقائی گورنروں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو ماسکو کی حمایت کے بغیر ہی روس کے ایک بڑے حصے پر حکمرانی کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

صدارتی انتخابات میں کمیونسٹوں کی شکست کے نتیجے میں ان کی حوصلہ شکنی بھی روسی استحکام کے لیے ایک حوصلہ افزا علامت ہے۔ اگرچہ کمیونزم کو مردہ قرار دینے سے قبل ہمیں خزاں میں ہونے والے روس میں علاقائی انتخابات کے نتائج کا انتظار کرنا ہوگا۔

روس میں سیاسی استحکام کے حصول کا ایک اہم ذریعہ منڈی کی معیشت کی ترویج ہے۔ خواہ روس پر حکمران کوئی بھی ہو منڈی کی معیشت کی افادیت اور اہمیت مسلّمہ ہے۔ روس میں متوسط طبقے میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہی طبقہ جمہوریت میں ریڑھ کی ہڈی ہوتا ہے۔ صدر یلسن کی جیت کے نتیجے میں روس کو وافر مقدار میں سرمایہ ملنے لگا ہے۔ آئی - ایم - ایف نے بھاری مقدار میں قرض دیا ہے۔ روسی سٹاک ایکسچینجز میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ بیرون ملک روسی سرمایہ کار اپنا سرمایہ واپس روس منتقل کر رہے ہیں۔ انتخاب سے قبل ان سرمایہ کاروں نے یہ سرمایہ بیرون ملک منتقل کر دیا تھا۔ یورپی کونسل کو چاہیے کہ وہ اپنے تازہ ترین رکن ملک میں انسانی حقوق اور شہری حقوق کے احترام کی حوصلہ افزائی کے لیے مقدور بھر کوششیں کرے۔ مغرب کو چاہیے کہ ماحولیات سے لے کر اسلحہ کی ناجائز تجارت کی روک تھام تک اور روس کی جمہوریت کے لیے باعث خطرہ بننے والے مغرب مخالف جذبات کے سدّباب کے لیے روس کو بین الاقوامی محافل میں اثر و رسوخ بڑھانے کے مواقع فراہم کرے۔ مذکورہ حکمت عملی [جسے اپنایا جاسکتا ہے اور اپنایا جانا چاہیے] قطع نظر اس بات کے کہ روس میں حکومت کس کی ہے، زیادہ معقول ثابت ہوگی بنسبت اس کے کہ تمام اُمیدیں صرف ایک ہی نحیف و نزار شخص (یلسن) سے وابستہ کی جائیں۔

آزاد ممالک کی دولت مشترکہ اور مغرب

نگورنو کارا باخ تنازعہ اور OSCE

اے ایف پی نے نگورنو کارا باخ کے علیحدگی پسندوں کی قیادت کے حوالے سے خبر دی ہے کہ آذر بائیجان یورپی سلامتی کی تنظیم او ایس سی ای (OSCE) سے مطالبہ کرے گا کہ وہ نگورنو کارا باخ کے علاقے میں جاری علیحدگی پسندی کی تحریک کو غیر قانونی قرار دینے کے لیے بیان جاری کرے۔